REGD. No. L. 5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۴۹

جلد ۵۰/۱۵ | ۹ تبلیغ ۱۳۴۰ ھش | ۹ فروری ۱۹۶۱ء | نمبر ۳۳

کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

——محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب ربوہ——

ربوہ ۸ فروری بوقت ۱۰ بجے صبح

کل حضور کو اعصابی بے چینی کی تکلیف زیادہ رہی۔ نیز بائیں بازو میں درد کی شکایت بھی رہی۔ اس وقت طبیعت بفضلہ تعالیٰ بہتر ہے۔

احباب التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو کامل و عاجل صحت عطا فرمائے آمین

پسماندہ ممالک کی امداد کرنا ترقی یافتہ اقوام کا اخلاقی فرض ہے

وارساک کا منصوبہ دولت مشترکہ کے باہمی تعاون کی درخشندہ مثال ہے (ڈیوک آف ایڈنبرا)

پشاور ۸ فروری۔ ڈیوک آف ایڈنبرا نے کہا ہے کہ یہ حقیقت عرصہ سے تسلیم کی جا چکی ہے کہ کم خوشحال افراد کی مدد کرنا ہر دولت مند کا اخلاقی فرض ہے اور صاحب ثروت افراد کو اس اخلاقی فرض کی یاد دہانی کے لئے اکثر حکومتوں نے ٹیکسوں کی وصولی کا نظام قائم کر رکھا ہے۔ اور اب کم ترقی یافتہ قوموں کی مدد کے سلسلہ میں ترقی یافتہ اقوام کی ذمہ واری کے متعلق بھی یہی حقیقت تسلیم کی گئی ہے۔ ڈیوک آف ایڈنبرا نے متنبہ کیا ہے کہ ترقی یافتہ اور کم خوشحال قوموں کے معیار زندگی میں فرق بڑھا تو اس کے نتائج خطرناک ہوں گے۔ ڈیوک نے کینیڈا اور پاکستان کے باہمی تعاون سے مکمل ہونے والے وارساک منصوبے کو دیکھنے کے بعد اپنے تاثرات بیان کرتے ہوئے یہ الفاظ کہے انہوں نے وارساک منصوبے کو دولت مشترکہ کے دو ملکوں کے بڑھتے ہوئے باہمی تعاون کی درخشندہ مثال قرار دیا ہے۔ ڈیوک آف ایڈنبرا کل دوسری مرتبہ وارساک بند دیکھنے گئے تھے۔

ملتان، راولپنڈی اور جھنگ میں نجی کمپنیوں کے علاوہ واپڈا بھی بجلی مہیا کریگا

آٹھ دس سال تک بجلی کی شرح کم ہونے کا امکان نہیں ہے (غلام اسحاق خاں)

لاہور ۸ فروری۔ حکومت مغربی پاکستان نے فیصلہ کیا ہے کہ ملتان، راولپنڈی اور جھنگ کی الیکٹرک سپلائی کمپنیوں کی املاک خریدی نہیں جائیں گی۔ بلکہ ان کمپنیوں کو یہ اجازت ہوگی کہ وہ صنعتی اور غیر صنعتی صارفین کو واپڈا کے مقابلہ میں جب تک چاہیں تجارتی اصولوں کے مطابق بجلی مہیا کرتی رہیں۔

مغربی پاکستان کی واٹر اینڈ پاور ڈویلپمنٹ اتھارٹی (واپڈا) نے صوبائی حکومت کے اس فیصلہ کے پیش نظر ڈیڑھ دو ماہ سے ملتان میں بجلی کی سپلائی جاری کر رکھی ہے۔ چنانچہ اس تھوڑے سے عرصہ میں وہاں تقریباً ایک درجن صنعتی صارفین اور دو سوسے [?] زائد غیر صنعتی صارفین نے پرائیویٹ بجلی کی بجائے واپڈا کی وساطت سے بجلی حاصل کرنا شروع کر دی ہے۔ اور امید ہے کہ ان صارفین کی تعداد میں روز بروز اضافہ ہوتا رہے گا۔ کیونکہ واپڈا نے بجلی کی جو شرح مقرر کر رکھی ہے وہ پرائیویٹ کمپنی کی شرح سے کم ہے۔ آپ نے کہا کہ مغربی پاکستان میں آئندہ آٹھ دس سال تک واپڈا کی بجلی کی شرح کم ہونے کا امکان نہیں

حضرت مرزا شریف احمد صاحب سلمہ ربہ کی علالت

ربوہ ۸ فروری۔ حضرت مرزا شریف احمد صاحب سلمہ ربہ بعارضہ درد نقرس بیمار ہیں آج آپ کو پہلے سے بھی زیادہ تکلیف ہے۔ احباب آپ کی صحت کاملہ کے لئے بھی دعائیں جاری رکھیں۔

محترمہ سیدہ منصورہ بیگم صاحبہ کی صحت

ربوہ ۸ فروری۔ محترمہ سیدہ منصورہ بیگم صاحبہ کی طبیعت تا حال ناساز چلی آتی ہے۔ آپ کو شدید نزلہ ہے اور دیگر عوارض بھی چل رہے ہیں۔ احباب جماعت کامل صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

جامعہ احمدیہ میں ایک مفید لیکچر

ربوہ ۸ فروری۔ کل مورخہ ۹ فروری بروز جمعرات مکرم محترم قاضی محمد نذیر صاحب سابق پرنسپل جامعہ احمدیہ ٹھیک دو بجکر ۲۰ منٹ پر جامعہ احمدیہ کے لائبریری ہال میں ختم نبوت کے موضوع پر تقریر فرمائیں گے احباب سے گذارش ہے کہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں شمولیت فرمائیں۔

الامین للجمعیۃ العلمیہ جامعہ احمدیہ

درخواست دعا

—(مکرم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب ربوہ)—

مکرم سید پیر زمان شاہ صاحب ایڈووکیٹ مانسہرہ ضلع ہزارہ کی اہلیہ صاحبہ بہت مدت سے سخت بیمار چلی آرہی ہیں۔ احباب جماعت کی خدمت میں عرض ہے کہ وہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ پیر صاحب موصوف کی اہلیہ صاحبہ کو شفائے کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے آمین

سنٹو کے ممالک کیلئے پاکستان سے برآمد

تہران ۸ فروری۔ اقتصادی ماہرین کے بیان کے مطابق سنٹو کے علاقائی ارکان ایران پاکستان اور ترکیہ کے درمیان باہمی تجارت کو فروغ دینے کے امکانات بہت روشن ہیں۔ اس سلسلہ میں بعض تجاویز کا فی الحال جائزہ لیا جا رہا ہے۔ اور ان کی کامیابی کا دارومدار متعلقہ ملکوں کی پالیسیوں میں رد و بدل کرنے پر ہے۔

— الیزبتھ ویل [?] ۸ فروری۔ کاٹنگا کے صدر جناب [?] نے اقوام متحدہ کی یہ تجویز ٹھکرا دی ہے کہ کانگو میں مختلف گروہوں کی جو فوجیں ایک دوسرے سے برسر پیکار ہیں انہیں غیر مسلح کر دیا جائے۔

خدام الاحمدیہ کے ہال کیلئے چندہ کی اپیل

—از مکرم سید داؤد احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ—

خدام الاحمدیہ کے ہال کی تعمیر ایک لمبے عرصہ سے التوا میں پڑی ہوئی تھی۔ مجلس مرکزیہ نے جلسہ سالانہ کے موقعہ پر قائدین مجالس سے مشورہ کے بعد فیصلہ کیا ہے کہ ہال کی تعمیر کا کام شروع کر دیا جائے۔ اس سلسلہ میں ابتدائی انتظام مکمل کئے جا چکے ہیں اور امید ہے کہ خدا تعالیٰ نے توفیق دی تو آئندہ سالانہ اجتماع سے پہلے یہ کام پایۂ تکمیل کو پہنچ جائے گا۔

اندازہ ہے کہ ہال کی تعمیر پر تقریباً ۵۰ ہزار روپے خرچ آئے گا۔ اگر نوجوان ہمت کریں تو یہ کوئی مشکل کام نہیں۔ اگر لجنہ اماء اللہ اور انصار اللہ اپنے ہال بنا سکتے ہیں تو کوئی وجہ نہیں کہ نوجوان ایسا نہ کر سکیں لہٰذا میں اراکین خدام و قائدین مجالس خدام الاحمدیہ سے پُر زور اپیل کرتا ہوں کہ وہ تعمیر ہال کے لئے بڑھ چڑھ کر رقوم پیش کریں۔ مجھے امید ہے کہ خدام اپنے عمل سے ثابت کر دکھائیں گے کہ وہ کسی سے پیچھے نہیں انشاء اللہ

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کی

ایڈیٹر:- روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل ایل۔ بی

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۹ر فروری ۶۱ء

خلفائے راشدین اور صالحین کا کام

الفضل کی کسی گذشتہ اشاعت میں ہم نے ڈاکٹر عبدالودود صاحب اور مودودی صاحب کے تحریری مناظرہ کا ذکر کیا تھا اور بتایا تھا کہ اگرچہ مودودی صاحب کا یہ موقف صحیح ہے کہ سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قرآن کریم پر جو عمل کرکے دکھایا وہ آپ کی شان رسالت کا حصہ تھا لیکن ڈاکٹر صاحب کے اس اعتراض کا جواب کہ

"اگر حضور نے یہ سارا کام بشر (یعنی ایک عام غیر معصوم بشر) کی حیثیت سے نہیں بلکہ نبی کی حیثیت سے کیا ہوتا تو اس سے لازماً دو نتائج پیدا ہوتے۔ ایک یہ کہ حضور کے بعد اس کام کو جاری رکھنا غیر ممکن تصور کیا جاتا اور لوگ یہ سمجھتے کہ جو نظام زندگی حضورؐ نے قائم کرکے چلا دیا اسے قائم کرنا اور چلانا عام انسانوں کے بس کی بات نہیں ہے۔ دوسرا نتیجہ اس کا یہ ہوتا کہ اس کام کو چلانے کے لئے لوگ حضورؐ کے بعد بھی نبیوں کے آنے کی ضرورت محسوس کرتے۔"

(ایشیا مورخہ ۷ ۲/۶۱ صفحہ ۱۰)

(بالفاظ مودودی صاحب)

مودودی صاحب کے پاس کچھ نہیں ہے سو ہماری یہ بات صحیح نکلی ہے چنانچہ "ایشیا" مورخہ ۷ر فروری ۱۹۶۱ء میں جو اس مناظرہ کی قسط شائع ہوئی ہے اس میں اس اعتراض کے جواب میں مودودی صاحب نے طویل طعن و تشنیع کے بعد جو کچھ فرمایا ہے وہ حسب ذیل ہے۔

"ختم نبوت کے فیوض و برکات

تاریخ اسلام گواہ ہے کہ اس طریق کار نے حقیقۃً امت میں کوئی مایوسی پیدا نہیں کی ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد جب وحی الٰہی کا دروازہ بند ہو گیا تو کیا خلفائے راشدین نے پے در پے اٹھ کر وحی کے بغیر اس نمونے کی عمارت کو قائم رکھنے اور آگے اسی نمونے پر وسعت دینے کی کوشش نہیں کی؟ کیا عمر بن عبدالعزیز نے اسے انہی بنیادوں پر از سر نو تازہ کرنے کی کوشش نہیں کی؟ کیا وقتاً فوقتاً صالح فرمانروا بھی اور مصلحین امت بھی اس نمونے کی پیروی کرنے کے لئے دنیا کے مختلف گوشوں میں نہیں اٹھتے رہے؟ ان میں سے آخر کس نے یہ کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم تو وحی کی رہنمائی میں یہ کام کر گئے اب یہ ہمارے بس کا روگ نہیں ہے؟ حقیقت میں تو اللہ تعالے کا یہ احسان ہے کہ اس نے تاریخ انسانی میں اپنے رسولؐ کے عملی کارنامے سے روشنی کا ایک مینار کھڑا کر دیا ہے جو صدیوں سے انسان کو صحیح نظام زندگی کا نقشہ دکھا رہا ہے اور قیامت تک دکھاتا رہے گا۔ آپ کا جی چاہے تو اسکے شکر گذار ہوں اور جی چاہے تو اسکی روشنی سے آنکھیں بند کر لیں۔"

(ایشیا مورخہ ۷ ۲/۶۱ صفحہ ۱۰)

ہر پڑھنے والا خود سمجھ سکتا ہے کہ مودودی صاحب کوئی جواب نہیں دے پائے۔ البتہ اخیر میں ایک دھمکی جڑ دی ہے۔ آپ کی سب سے بڑی دلیل اسی قسم کی دھمکی ہوتی ہے آپ دوسروں پر مناظرہ بازی کا الزام بھی لگاتے جاتے ہیں۔ اور خود مناظرانہ دھمکیاں بھی دیتے چلے جاتے ہیں۔ زیادہ سے زیادہ آپ کی دلیل یہ ہے کہ

"رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد جب وحی الٰہی کا دروازہ بند ہو گیا تو کیا خلفائے راشدین نے پے در پے اٹھ کر وحی کے بغیر اس نمونہ کی عمارت کو قائم رکھنے اور آگے اسی نمونہ پر وسعت دینے کی کوشش نہیں کی؟"

یہ تو درست ہے کہ تشریعی وحی سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات پر بند ہو گئی لیکن یہ بات کہاں سے معلوم ہوتی ہے کہ اللہ تعالے خلفائے راشدین کی رہنمائی نہیں کرتا تھا۔ کیا حضرت عمر رضی اللہ تعالے عنہ کا وہ واقعہ کہ آپ نے خطبہ جمعہ کے درمیان یہ الفاظ فرمائے کہ

"یا ساریہ! یا ساریہ!
الی الجبل الی الجبل"

اے ساریہ اے ساریہ پہاڑ کی طرف پہاڑ کی طرف اور سینکڑوں کوس پر حضرت ساریہ نے یہ الفاظ سنے اور پہاڑ کی طرف اپنا رخ کر لیا اور کامیاب ہوئے مسمریزم کی بات تھی یا اللہ تعالے کی طرف سے رہنمائی تھی؟ خلفائے راشدین کے زمانہ خلافت میں سے ایسے اور کئی واقعات بیان کئے جا سکتے ہیں جن سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالے ان کی رہنمائی فرماتا تھا۔

اسی طرح مجددین اور صالحین کی رہنمائی اللہ تعالے فرماتا رہا ہے۔ یہ محض قصے کہانیاں نہیں ہیں بلکہ صحیح حقائق ہیں جو مجددین اور صالحین کی سوانح حیات پڑھنے سے معلوم کئے جا سکتے ہیں۔ اور جن سے ظاہر ہوتا ہے کہ انہیں اللہ تعالے سے تعلق تھا اور انہیں اللہ تعالے سے رہنمائی ملتی تھی تا کہ وہ لوگ سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اسوۂ حسنہ اپنے اعمال سے اجاگر کریں اور اس کی قوت سے مسلمانوں کی رہنمائی کریں۔

یہ سلسلہ اسی طرح شروع سے چلا آیا ہے۔ اپنے وعدہ کے مطابق اللہ تعالیٰ مجددین مبعوث کرتا رہا ہے۔ جو اللہ تعالیٰ سے رہنمائی پا کر مسلمانوں کے سامنے حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اسوۂ حسنہ اپنے اعمال و امثال سے پیش کرتے چلے آئے ہیں۔

البتہ تہذیب مغرب کے زیر اثر اس زمانہ میں کچھ ایسے رہنما خود بخود پیدا ہو گئے ہیں جن کو تعلق باللہ سے انکار رہا ہے جیسا مثلاً مودودی صاحب اور پرویز صاحب ہیں۔ اس لئے وہ حقیقت سے ناآشنا ہونے کی وجہ سے آپس میں جھگڑتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ ہر شخص اٹھ کر بغیر اللہ تعالیٰ کی رہنمائی کے اپنی عقل کے سہارے تجدید و احیائے اسلام کی ہمسری کر سکتا ہے حالانکہ وہ جانتے ہیں کہ تجدید و احیائے اسلام کا کام قرآن اور احادیث کے مطابق صرف اللہ تعالیٰ ہی اپنے بندے مبعوث فرما کر کرتا ہے آیہ انا نحن نزلنا الذکر وانا لہ لحافظون۔ اور حدیث مجددین اسکے شاہد ہیں۔

اعلان برائے انتخاب نمائندگان مجلس مشاورت و تجاویز

امسال مجلس مشاورت کا اجلاس ۲۴، ۲۵، ۲۶ر مارچ ۱۹۶۱ء بروز جمعہ ہفتہ۔ اتوار حسب سابق تعلیم الاسلام کالج ربوہ کے ہال میں منعقد ہو گا انشاء اللہ تعالیٰ احباب اپنی تجاویز ۱۵ر فروری ۱۹۶۱ء تک اپنی جماعت کی رپورٹ کیساتھ بھجوا کر ممنون فرماویں۔ نیز نمائندگان کے متعلق اطلاع حسب ذیل مسودہ کے مطابق دفتر ہذا میں بھجوائیں تو مناسب ہو گا۔

جماعت احمدیہ ......(نام جماعت) ضلع .... نے اپنے اجلاس منعقدہ ....(تاریخ اجلاس) میں مندرجہ ذیل احباب کو جملہ شرائط شائع شدہ برائے نمائندگان کو ملحوظ رکھتے ہوئے مجلس مشاورت ۱۹۶۱ء کے لئے نمائندہ منتخب کیا ہے نیز یہ بھی تصدیق کی جاتی ہے کہ یہ احباب بقایا دار نہیں ہیں۔

(۱) دستخط سیکرٹری مال ....

(۲) دستخط صدر/امیر جماعت احمدیہ .... ضلع ....

(پرائیویٹ سیکرٹری حضرت خلیفۃ المسیح الثانی)

جلسہ سالانہ ۱۹۵۵ء کے اختتام کے موقعہ پر

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی اللہ تعالیٰ کے حضور عاجزانہ دعائیں

اور

احباب جماعت کو ضروری نصائح

فرمودہ ۲۸ دسمبر ۱۹۵۵ء بمقام ربوہ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے ۲۸ دسمبر ۱۹۵۵ء کو جلسہ سالانہ میں جب "سیر روحانی" کے موضوع پر اپنی بصیرت افروز تقریر ختم فرمائی تو اس کے بعد حضور نے تمام احباب سمیت ایک لمبی دعا فرمائی۔ اس دعا کا ایک خاص پہلو یہ تھا کہ حضور بلند آواز سے دعائیہ کلمات دہراتے جا رہے تھے۔ اور ساتھ ہی احباب کو بعض ضروری نصائح بھی فرماتے جاتے تھے۔ حضور نے اس موقعہ پر جو دعائیں فرمائیں۔ اور احباب کو قیمتی نصائح کیں وہ حضور کے ہی الفاظ میں شائع کی جاتی ہیں۔ یہ دعا اور نصائح صیغہ زود نویسی اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے :

حضور نے فرمایا۔

"باہر کے مبلغین کے لئے بھی دوست دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ ان کو طاقت دے۔ اور ان کے ذریعہ سے

اسلام جلد جلد پھیلے

اور یہ بھی دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ اسلام کو ہندوستان میں بھی پھیلا دے۔ اور وہاں پھر اسلام کی تعلیم غالب آجائے۔ اور ہندو اور سکھ اور عیسائی اسلام قبول کریں۔ اور اس ملک میں پھر محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا کلمہ غالب آئے اور اللہ تعالیٰ ہمارے ملک کے مسلمانوں کو بھی اسلام پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے وہ صرف منہ سے ہی اسلامی حکومت نہ مانگیں بلکہ دل سے بھی مانگیں۔ اور صرف ظاہر میں اسلامی حکومت قائم کرنے کی خواہش نہ رکھیں بلکہ اپنے دلوں پر

اسلامی حکومت قائم کریں

اور یہ بھی دعائیں کہ اللہ تعالیٰ مجھ کو صحت عطا فرمائے تا کہ جو بھی میرے دن باقی ہیں ان میں اسلام کی خدمت کر سکوں۔ گو میری عمر بھی زیادہ ہے اور بیماری خطرناک ہے مگر اس میں یہ طاقت ہے کہ میں اپنی زندگی میں اسلام کو دوسرے مذہبوں پر غالب ہوتا دیکھوں اور میں دیکھوں کہ یورپ اور امریکہ بجائے اسلام کی مخالفت کرنے کے اس کی غلامی میں فخر محسوس کرتے ہیں۔ سو دوست رستہ میں بھی دعائیں کرتے جائیں۔ کیونکہ مسافر کی دعائیں قبول ہوتی ہیں میں نے دیکھا ہے کہ جن دنوں میں بھی دوست دعائیں کریں میری صحت اچھی ہونے لگ جاتی ہے اور ڈاکٹر یہی کہتے ہیں کہ آپ کی بیماری اعصابی رہ گئی ہے۔ جسمانی بیماری کوئی نہیں۔ پس دعائیں ہی اس کا علاج ہیں۔ ڈاکٹروں کے پاس کوئی دوائیں نہیں ہیں۔

پھر میں دوستوں کو نصیحت کرتا ہوں کہ کثرت سے ربوہ آنے کی کوشش کیا کریں میں نے چوہدری ظفر اللہ خان صاحب سے بھی کہا ہے وہ وعدہ کرتے ہیں کہ اگلے سال سے میں اپنا پروگرام ایسا بناؤں گا۔ کہ ایک دو مہینے آکر ربوہ میں رہ سکوں۔ مکان تو انہوں نے بنوانا شروع کرنا ہے۔ کیونکہ ربوہ مرکز ہے۔ اور اگر مرکز میں خرابی پیدا ہو تو باہر بھی خرابی پھیل جاتی ہے۔ اس لئے ہر مومن کو ربوہ آنے کی کوشش کرنی چاہیئے تا کہ مرکز کے ذریعہ سے باقی ساری دنیا میں ایمان اور اخلاص کو قائم رکھا جا سکے۔ یہ بڑی ذمہ واری کا کام ہے اس میں کوئی کوتاہی نہ کرے جو شخص اس میں کوتاہی کرے گا۔ وہ خدا اور اس کے رسول کے سامنے جوابدہ ہوگا۔ اب تم میں سے ہر شخص کو دعائیں کرنی چاہئیں کہ خدا تعالیٰ تم کو اخلاص اور ایمان کے ساتھ خدمت کا موقعہ دے۔ تا کہ تمہارے ذریعہ سے اسلام پھیلے اور یاد رکھو کہ اسلام آدمیوں کا محتاج نہیں۔ جب وہ آدمی کا محتاج ہوگا۔ خدا خود آدمی پیدا کر دے گا۔ تم میں سے ہر شخص اپنے آپ کو سچا مسلمان بنائے۔ تا کہ تمہارے ذریعہ سے اسلام کی اشاعت ہمیشہ ہمیش ہوتی رہے۔ دین کے لئے زیادہ سے زیادہ کماؤ اور زیادہ سے زیادہ خرچ کرو اور پھر دیکھو کہ تمہارا روپیہ دین کی اشاعت میں صحیح طور پر خرچ ہوتا ہے۔ مگر لڑائی اور فساد مت کرو۔ قادیان کی حفاظت کا خیال ہمیشہ رکھو۔ قادیان میں اور ہندوستان میں جماعت بہت تھوڑی رہ گئی ہے۔ پس ہمیشہ ان کے لئے دعا کرو۔ تا کہ وہ آرام اور اطمینان کے ساتھ تبلیغ اسلام کر سکیں۔ اور قادیان جانے کے لئے ہمیشہ کوشش کیا کرو۔

اب کے قافلہ میں بہت تھوڑے لوگ گئے ہیں۔ یہ بڑی بُری بات تھی سارا سال پاسپورٹ بنوانے میں لگے رہو۔ تا کہ اس وقت سو دو سو تین سو آدمی جائیں اور وہاں لوگوں کے دل مطمئن ہوں۔ میرا ارادہ ہے کہ اگلے سال ان کے جلسہ کی تاریخیں الگ کر دوں۔ ربوہ میں چونکہ زیادہ جماعت ہوتی ہے۔ اس لئے دوستوں کی خواہش ہوتی ہے کہ جلسہ کے دنوں میں یہاں آئیں جو حضرت مسیح موعود

کلمات طیبات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

وصیت کی اہمیت

یہ شرائط ضروریہ ہیں جو اوپر لکھی گئیں (دیکھو ضمیمہ رسالہ الوصیت ناقل) آئندہ اس مقبرہ بہشتی میں وہ دفن کیا جائیگا جو ان شرائط کو پورا کرے گا۔ ممکن ہے کہ بعض آدمی جن پر بدگمانی کا مادہ غالب ہو وہ اس کارروائی میں ہمیں اعتراضوں کا نشانہ بنا دیں اور اس انتظام کو اغراض نفسیہ پر مبنی سمجھیں یا اس کو بدعت قرار دیں۔ لیکن یاد رہے کہ خدا تعالیٰ کے کام ہیں وہ جو چاہتا ہے کرتا ہے۔ بلاشبہ اس نے ارادہ کیا ہے کہ اس انتظام سے منافق اور مومن میں تمیز کرے اور ہم خود محسوس کرتے ہیں کہ جو لوگ اس الٰہی انتظام پر اطلاع پا کر بلا توقف اس فکر میں پڑتے ہیں کہ (کم سے کم ناقل) دسواں حصہ کل جائداد کا خدا کی راہ میں دیں بلکہ اس سے زیادہ اپنا جوش دکھلاتے ہیں (یعنی زیادہ سے زیادہ تیسرے حصہ تک کی [illegible] دیتے ہیں۔ ناقل) وہ اپنی ایمانداری پر مُہر لگا دیتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

الٓمّٓ - اَحَسِبَ النَّاسُ اَنْ یُّتْرَكُوْۤا اَنْ یَّقُوْلُوْۤا اٰمَنَّا وَھُمْ لَا یُفْتَنُوْنَ

کیا یہ لوگ گمان کرتے ہیں کہ میں اسی قدر پر راضی ہو جاؤں کہ وہ کہہ دیں کہ ہم ایمان لائے اور ابھی ان کا امتحان نہ کیا جائے۔ اور یہ امتحان تو کچھ بھی چیز نہیں۔ صحابہ رضؓ کا امتحان جانوں کے مطالبہ پر کیا گیا۔ اور انہوں نے اپنے سر خدا کی راہ میں دیئے۔ پھر ایسا گمان کہ کیوں یونہی عام اجازت ہر ایک کو نہ دی جائے کہ وہ اس قبرستان میں دفن کیا جائے کس قدر دور از حقیقت ہے۔ اگر یہی روا ہو تو خدا تعالیٰ نے ہر ایک زمانہ میں امتحان کی بنیاد کیوں ڈالی۔ وہ ہر ایک زمانہ میں چاہتا رہا ہے کہ خبیث اور طیب میں فرق کر کے دکھلا دے۔ اس لئے اب بھی اس نے ایسا ہی کیا۔

(مرسلہ سیکرٹری مجلس کارپرداز)

کی مقرر کردہ تاریخیں بے شک متبرک ہیں۔ لیکن کام چلانا ان سے بھی زیادہ متبرک ہے۔ پس میرا خیال ہے کہ بجائے ۲۶۔۲۷۔۲۸ کے اگر مناسب ہو تو وہاں جلسہ کے لئے ۲۴۔۲۵۔۲۶ کی تاریخیں رکھ دی جائیں یا دو دن کم کر دیئے جائیں تاکہ قافلے میں جانے والے پھر یہاں آ کے وقت پر جلسہ میں شامل ہو سکیں۔ پس دعائیں کرو دعائیں کرو۔ دعائیں کرو۔ ہمارے ہاتھ میں کچھ نہیں۔ سب کچھ خدا کے اختیار میں ہے۔ وہ جو چاہے کر سکتا ہے۔ اور انشاء اللہ تعالیٰ اپنے محمد رسول اللہ خاتم النبیین اور مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے طفیل اسلام کے لئے اور ہمارے لئے بہتر ہی کرے گا۔ یہ کام اس کا ہے ہمارا نہیں ہے۔ ہم یہ کام نہیں کر سکتے وہی کر سکتا ہے۔ پس جس نے یہ کام چلایا ہے اس کے ذمہ ہے۔ بے شک ہمارا کام بھی ہے کہ ہم اپنے ٹوٹے ہوئے ہاتھ پاؤں ہلاتے چلے جائیں۔ مگر وہ طاقتور خدا جو ہے اصل ذمہ داری اس کی ہے۔ کیونکہ یہ سلسلہ اور اسلام اسی نے قائم کیا ہے۔ کجا خاتم النبیین نبیوں کا سردار اور کجا یہ کہ مسیح ناصری جو اس کے غلاموں سے بھی کم ہے اس کی بادشاہت دنیا میں قائم ہے۔ اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جو سردار ہے آج دنیا کی نگاہ میں غلاموں کی بھی حیثیت نہیں رکھتا۔ سو دعائیں کرو کہ

خدا کو غیرت آ جائے

دعائیں کرو کہ اے خدا کیا تو نے محمد رسول اللہ کو اس لئے بھیجا تھا کہ وہ دشمنوں کی گالیاں کھائے۔ تو نے تو یہ کہا تھا کہ "وللآخرۃ خیر لک من الاولیٰ" تیرا آخری زمانہ پہلے سے اچھا ہوگا۔ مگر اے خدا پہلے زمانہ میں تو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کم سے کم عرب کا بادشاہ تسلیم کیا گیا تھا۔ مگر اس زمانہ میں تو ایک چھوٹی سی ریاست بھی حقیقی طور پر اس کے پاس نہیں۔ اور ساری دنیا کی حکومتیں مسیح کے پاس ہیں۔ اے غیرت مند خدا اپنی غیرت کو بھڑکا۔ اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے لئے اٹھ کہ آج

دنیا میں سب سے مظلوم

محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی ذات ہے اس پر اپنا فضل کر اور اس کو اپنا مقام بخش اور اپنا عہدہ پھر اس کو واپس دے جس کام کے لئے تو نے اس کو بھیجا تھا اس کے مناسب حال اور مناسب شان عہدہ اس کو عطا کر اور اگر تیرا فضل ہو جائے اور کرم ہو جائے تو ہم غریب جنہوں نے بے بسی کی حالت میں اس کے دین کی خدمت کرنی چاہی ہے ہمارے ہاتھوں سے یہ کام کروا دے۔ تاکہ ہمارے بھی گناہ بخشے جائیں ہماری کمزوریاں معاف ہو جائیں اور قیامت کے دن محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہماری شفاعت کے لئے آگے بڑھیں اور تجھ سے کہیں کہ اے میرے رب یہ لوگ بے شک گنہگار ہیں اور کمزور ہیں مگر میرے دین کی خدمت کے لئے انہوں نے کمزوری کے باوجود کوشش کی۔ اگر تجھے میرا پاس ہے، تو میری عزت کے لئے ان کو بخش دے اور ان کو اپنے انعامات کا وارث کردے کیونکہ ان کو اگر سزا ملے تو اس میں میری ذلت ہے کہ جن لوگوں نے میری عزت بچائی ان کو آج دنیا کے سامنے ذلیل ہونا پڑا ہے۔ آمین

والسلام علیکم خدا آپ لوگوں کا حافظ و ناصر ہو۔

بیرونی ممالک سے تشریف لانیوالے دو احمدی احباب اور بعض مبلغین اسلام

کے اعزاز میں ایک خصوصی تقریب کا انعقاد

ربوہ مورخہ ۳۰ جنوری کو وکالت تبشیر ربوہ کی طرف سے دفاتر تحریک جدید کے کمیٹی روم میں بیرونی ممالک سے تشریف لانے والے دو احمدی احباب اور بعض مبلغین اسلام کے اعزاز میں ایک خصوصی تقریب کا انعقاد عمل میں آیا۔ یہ تقریب جنوبی افریقہ کے مکرم شریف الدین صاحب برگے اور عدن کے مکرم ڈاکٹر عبد اللطیف صاحب کو مرکز سلسلہ میں ان کی تشریف آوری پر خوش آمدید کہنے اور باہر سے تشریف لانے اور بعض عنقریب باہر تشریف لے جانے والے مبلغین اسلام کا علی الترتیب خیر مقدم کرنے اور الوداع کہنے کی غرض سے منعقد کی گئی تھی۔ ان مبلغین اسلام میں مکرم مولوی محمد منور صاحب۔ مکرم مولوی عنایت اللہ صاحب خلیل مکرم مولوی محمد صدیق صاحب امرتسری۔ مکرم مولوی امام الدین صاحب۔ مکرم حکیم محمد ابراہیم صاحب۔ مکرم سید سجاد علی صاحب اور مکرم اے۔ جی صوفی صاحب شامل تھے

تقریب کا آغاز دعوت طعام کے بعد مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس کی صدارت میں تلاوت قرآن مجید سے ہوا۔ جو مکرم محمود احمد صاحب سعید حیدرآبادی نے کی۔ بعدازاں مکرم بشارت احمد صاحب بشیر نائب وکیل التبشیر نے انگریزی میں ایڈریس پیش کرتے ہوئے باہر سے تشریف لانے والے ہر دو احباب اور مبلغین کرام کو وکالت تبشیر کی طرف سے خوش آمدید و الوداع کہا اور بالخصوص مکرم شرف الدین صاحب آف جنوبی افریقہ اور مکرم ڈاکٹر عبد اللطیف صاحب آف عدن کا تعارف کراتے ہوئے سلسلہ احمدیہ کے لئے ان کی خدمات، اخلاص وعقیدت اور جذبۂ ایثار کو بہت سراہا۔ بعدازاں پہلے مکرم شرف الدین صاحب نے انگریزی میں اور مکرم ڈاکٹر عبد اللطیف صاحب نے عربی زبان میں جوابی تقاریر کرتے ہوئے وکالت تبشیر کا شکریہ ادا کیا اور وہاں تبلیغ اسلام کے بعض ایمان افروز حالات بیان کئے۔ یہ ہر دو احباب جلسہ سالانہ میں شمولیت کی غرض سے تشریف لائے تھے اور ابھی مزید عرصہ مرکز سلسلہ میں مقیم رہ کر یہاں کی برکات سے زیادہ سے زیادہ مستفید ہونے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ بعدازاں مبلغین کرام نے بھی اپنی مختصر جوابی تقریروں میں ان ممالک کے تبلیغی حالات پر روشنی ڈالی جن میں انہیں فریضۂ تبلیغ ادا کرنے کی توفیق ملی ہے۔

آخر میں صاحب صدر مکرم مولانا شمس صاحب نے مبلغین اسلام کو بعض نصائح فرمائیں۔ اور اسی ضمن میں اس زمانے کے بعض ایمان افروز تبلیغی حالات بھی بیان کئے۔ جب آپ امام مسجد لنڈن کی حیثیت سے انگلستان میں مبلغ تھے۔ بالآخر یہ بابرکت تقریب دعا پر اختتام پذیر ہوئی جو صاحب صدر نے کرائی۔

رمضان المبارک میں درس القرآن

رمضان المبارک میں اب چند دن باقی ہیں۔ ہر سال مسجد مبارک میں درس القرآن کا انتظام نظارت اصلاح وارشاد کی طرف سے ہوتا ہے۔ امسال ذیل کی صورت درس القرآن کے لئے تجویز کی گئی ہے قرآن کریم کے حقائق ومعارف سننے کا یہ نادر موقعہ ہوتا ہے۔ احباب جماعت کو وقت کا حرج کر کے بھی استفادہ کرنا چاہیئے

نمبر شمار	اسم گرامی درس کنندہ	حصہ درس
۱	مکرم قاضی محمد نذیر صاحب فاضل	سورۃ فاتحہ سے سورۃ مائدہ تک
۲	محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب	سورۃ مائدہ سے سورۃ یونس تک
۳	مکرم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب	سورۃ یونس سے سورۃ طٰہٰ تک
۴	مکرم مولوی ظہور حسین صاحب فاضل	سورۃ طٰہٰ سے سورۃ احزاب تک
۵	مکرم مولانا ابو العطاء صاحب فاضل	سورۃ احزاب سے سورۃ الذاریات تک
۶	مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس	سورۃ الذاریات سے الناس تک

نوٹ: مکرم مولوی ابو المنیر نور الحق صاحب اور قریشی محمد نذیر صاحب بطور ریزرو ہوں گے۔

(ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد)

درخواستہائے دعا

(۱) میرے والد محترم شیخ محمد یعقوب صاحب کو درد گردہ کی شکایت ہے احباب کرام و بزرگان سلسلہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں شفائے کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے۔ آمین (محمد امین کراچی)

(۲) خاکسار کی ہمشیرہ ناصرہ بیگم عرصہ دراز سے بیمار چلی آ رہی ہیں۔ احباب جماعت اور بزرگان سلسلہ سے اس کی صحت یابی کے لئے درخواست دعا ہے (خاکسار سید انور شاہ ارشد۔ بیت الظفر ربوہ)

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ الفضل خود خرید کر پڑھے۔

وفات مسیح اور امام مہدی کی علامات کا ظہور شیعہ لٹریچر کی رُو سے

از محمد اسد اللہ صاحب قریشی کاشمیری

علامات کا ظہور

امام مہدی کی مشہور علامات میں سے سب سے مشہور اور مسلم علامت یہ ہے کہ اس کے زمانہ میں سورج اور چاند دونوں کو رمضان کے مہینے میں گرہن کی مقررہ تاریخوں میں گرہن لگے گا۔ جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمائی ہے۔ علامات کے باب میں آپؐ کی یہ حدیث شیعہ و سنی دونوں کے لٹریچر میں سر فہرست ہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان لمھدینا اٰیتین لم تکونا منذ خلق السمٰوات والارض ینکسف القمر لاول لیلۃ من رمضان و تنکسف الشمس فی النصف منہ (بحار الانوار جلد ۱۳ صـ ۵۸ و دار قطنی ج ۱ صـ ۱۸۸) یعنی ہمارے مہدی کے دو نشان ہیں جو زمین و آسمان کی پیدائش سے اب تک ظاہر نہیں ہوئے۔ رمضان کے مہینے میں چاند کو گرہن ہوگا (گرہن کی راتوں میں سے) پہلی رات کو اور (گرہن کی تاریخوں میں سے) درمیانی تاریخ کو سورج کا گرہن ہوگا۔

قرآن مجید میں اس حدیث کی تصدیق موجود ہے وجمع الشمس والقمر (القیامۃ ع) یعنی سورج اور چاند جمع کئے جائینگے سورج اور چاند کا جمع ہونا محال ہے۔ اسلئے اس سے گرہن مراد ہے نہ کچھ اور۔ چنانچہ جب مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام نے دعویٰ مہدویت کیا تو چاند سورج کا یہ گرہن حدیث کے مطابق مارچ ۱۸۹۴ء ماہ رمضان ۱۳۱۱ھ میں لگ چکا جسے تمام دنیا نے ریکارڈ کر لیا (اخبار آزاد ۱۲ دسمبر ۱۸۹۶ء اور سول اینڈ ملٹری گزٹ ۷ دسمبر ۱۸۹۶ء) اسی وقت مرزا غلام احمد مسیح موعود علیہ السلام کے دعوے مسیحیت و مہدویت کو تین سال گذر چکے تھے۔

اس حدیث پر ہمارے لٹریچر میں کافی روشنی ڈالی جا چکی ہے اور بار بار اسے پیش کیا جا چکا ہے۔ اسلئے اس پر مزید روشنی ڈالنے کی ضرورت نہیں۔ اسی طرح خروج دجال۔ دابۃ الارض۔ خروج یاجوج ماجوج (انگریز و روس) و مدار تاراطاعون وغیرہ تمام علامات پوری ہو چکی ہیں تفصیل مطلوب ہو تو احمدیہ لٹریچر کی طرف رجوع کیا جائے۔

مہدی کی زبان ہندوستانی زبان ہے

یہاں ہم صرف چند مزید علامات کی طرف توجہ دلانا چاہتے ہیں جو غالباً اب تک سامنے نہیں آئیں۔ جو شیعہ لٹریچر میں امام مہدی کی علامات میں لکھی گئی ہیں اور وہ بھی وقوع میں آچکی ہیں ان میں سے ایک روایت ابو سعید غانم ہندی کی ہے ابو سعید غانم ہندی شیعہ لٹریچر میں اُن اشخاص میں مشہور و معروف ہیں جنہوں نے کشفاً امام مہدیؑ کی رویت اور ان سے ملاقات کا دعوےٰ کیا ہے۔ غانم ہندی اس کشفی ملاقات کی تفصیل بتاتے ہوئے بیان کرتے ہیں کہ امام مہدیؑ نے میرے ساتھ ہندوستانی زبان میں بات چیت کی جس سے یہی واضح ہوتا ہے کہ آخر زمانہ میں امام مہدی علیہ السلام ہندوستان سے ظہور فرمائیں گے اور ہندوستانی زبان میں تبلیغ کریں گے۔

یہ روایت ایک لمبی روایت ہے۔ اسلئے بقدر ضرورت ہم یہاں اسے نقل کریں گے مگر بخوف طوالت پہلے اس روایت کے ابتدائی حصہ کا صرف اردو ترجمہ لکھیں گے۔ پھر اصل الفاظ میں عربی روایت درج کریں گے۔ محمد بن محمد عامری غانم ہندی سے روایت کرتا ہے کہ غانم نے کہا کہ میں ہندوستان کے ایک مشہور شہر اندرون کشمیر میں تھا اور میرے اور چالیس ساتھی بھی تھے اور سب توراۃ و انجیل۔ زبور اور صحف ابراہیم کے عالم ہوتے تھے۔ ہمارا ایک خلیفہ بھی ہوتا تھا۔ جس کے اردگرد ہم کرسیاں بچھا کر بیٹھ جاتے اور توراۃ و انجیل کے مطابق لوگوں کو تعلیم دیتے اور ان کے جھگڑوں میں فیصلے نافذ کرتے تھے

ایک دن رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا ذکر چل پڑا۔ جن کا محمد نام ہماری کتابوں میں درج تھا۔ ہم سب نے اس امر پر اتفاق کیا کہ اس پیغمبر کی تلاش کرنی چاہیئے چنانچہ مجھے بہت سا مال دے کر ماوراء النہر کے علاقہ میں محمد اور دین اسلام کی تحقیقات کیلئے روانہ کیا گیا۔ میں بارہ ماہ چلتا رہا راستہ میں مجھ پر ڈاکہ بھی پڑا۔ ترکوں نے میرا مال چھین لیا۔ میں کابل پہنچا۔ کابل کے بادشاہ نے مجھے بلخ بھیج دیا۔ بلخ کے حاکم کو خبر ملی کہ میں نبی کی تلاش میں نکلا ہوں اس نے علماء و فقہاء کو جمع کیا۔ جن سے میں نے مناظرہ کیا بالآخر مجھے انہوں نے کہا کہ اس پیغمبر کا کیا نام ہے جس کی تلاش میں تو نکلا ہے میں نے کہا محمدؐ انہوں نے کہا کہ وہ تو ہمارا پیغمبر ہے چنانچہ میں نے آپ کی شریعت کے احکام و فرائض معلوم کئے جو انہوں نے مجھے بتائے پھر میں نے یہ بھی ان سے ذکر کیا کہ ہماری کتابوں میں محمد اور اسکے خلفاء و ائمہ کا ذکر بھی ہے اور آخری امام یعنی امام مہدی کا بھی پس مجھے خلفاء و ائمہ کا نام بتاؤ تب انہوں نے مجھے نام بتائے یہاں تک کہ آخر زمانہ میں امام مہدی صاحب زمان کے ظہور کا بھی بتایا اور میرا مقصد امام مہدی کے ظہور کا امر ہی دریافت کرنا تھا تب مجھے اطمینان ہوا اور میں نے اسلام قبول کیا۔ پھر محمد بن محمد عامری راوی بیان کرتا ہے کہ پھر غانم نے مجھے کہا میں یہاں سے نکلا یہاں تک کہ میں عباسیہ (بغداد) میں پہنچا میں نے وضو کرکے نماز پڑھی اور میں اپنے مقصد کی تلاش میں متفکر تھا کہ اچانک میرے پاس ایک آنے والا آیا اور کہا کیا تو ہی ہندوستان کا آدمی ہے میں نے کہا ہاں! کہا آپ کو تیرا مولیٰ (مہدی علیہ السلام) بلا رہے ہیں۔ پس وہ مجھے مختلف راستوں سے گذار کر ایک مکان یا باغ میں لے گیا۔ میں وہاں بیٹھا ہوا تھا کہ امام علیہ السلام نے ہندوستانی زبان میں کہا! اے فلاں! شاباش! تیرا کیا حال ہے اور جن کو تو اپنے پیچھے (کشمیر میں) چھوڑ آیا ہے اُن کا کیا حال ہے۔ فلاں کا۔ فلاں کا فلاں کا یہاں تک کہ میرے چالیس ساتھیوں کا ایک ایک کرکے نام لیا پھر میں نے محمد صلے اللہ علیہ وسلم اور ان کے اماموں کے بارے میں مزید سوالات کئے جن کے بارے میں آپ نے مجھے خبر دی اور یہ سب بات چیت ہندوستانی زبان میں ہوئی" (صافی شرح اصول الکافی صـ ۲۰۲ کتاب الحجۃ جز سوم حصہ ۲ در باب مولد صاحب الزمان)

یہ ایک کشفی واقعہ ہے جسے مصنف کتاب نے اسباب میں ذکر کیا ہے۔ جس میں اس کا مقصد امام مہدی صاحب زمان کا مقام پیدائش بیان کرنا ہے۔ جس سے واضح ہے کہ اس کشفی واقعہ کی تعبیر یہ ہے کہ امام مہدیؑ ہندوستان میں پیدا ہوں گے اور اگر وہ ہندوستان میں پیدا نہ ہوں تو ان کی زبان ہندوستانی نہیں ہو سکتی کیونکہ مامور اور انبیاء اسی ملک کی زبان میں تبلیغ کرتے ہیں جس ملک میں وہ پیدا ہوں۔ اب ہم دیکھتے ہیں کہ یہ علامت مرزا غلام احمد قادیانیؑ میں پوری ہو چکی ہے جو ہندوستان میں پیدا ہوئے اور ان کی تمام تبلیغی کتب اردو زبان میں ہیں جو ہندوستانی زبان کہلاتی ہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی ایک حدیث سے بھی ہمارے اس خیال کی تائید ہوتی ہے۔ جس میں آپ فرماتے ہیں عصابۃ تغزو الھند وھی تکون مع المھدی اسمہ احمد (النجم الثاقب ج ۲ حاشیہ صـ ۱۰۱) یعنی ایک جماعت ہندوستان میں جہاد کرے گی اور وہ امام مہدی علیہ السلام کے ساتھ ہوگی جس کا نام احمد ہے۔

بوڑھا ہوگا مگر جوانوں کی طرح دکھائی دیگا

شیعہ لٹریچر میں امام مہدی کی ایک اور علامت یہ بتائی گئی ہے کہ آپ بوڑھے ہوں گے مگر چالیس سال یا اس سے کم عمر کے دکھائی دینگے۔ چنانچہ لکھا ہے ابی صلت ہروی سے روایت ہے کہ میں نے امام رضاء سے پوچھا کہ جب امام مہدیؑ ظاہر ہونگے تو اس کی کیا علامت ہوگی؟ فرمایا اس کی علامت یہ ہے کہ وہ بڑھاپے کی عمر کو پہنچے گا مگر جوان دکھائی دیگا۔ یہاں تک کہ اس کی طرف دیکھنے والا یہی گمان کرے گا کہ آپ چالیس سال یا اس سے کم عمر کے ہوں گے۔ (اکمال الدین باب علامات خروج القائم صـ ۳۶۶)

اب ہم دیکھتے ہیں کہ یہ علامت بھی مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ پوری ہو چکی ہے کیونکہ آپ پچھتر برس کی عمر کو پہنچے جو کہ بڑھاپے کی عمر ہے۔ مگر ایسے ہی دکھائی دیتے تھے جیسے کہ چالیس سال یا اس سے کم عمر کے ہوں گے۔ جب آپ لاہور میں وفات پا چکے اسوقت کے آپ کے صحابہ کی ایک جماعت اس وقت بھی موجود ہے جو اس بات کی شہادت دیتے ہیں کہ آپؑ آخر دن تک حسب معمول کاموں میں مصروف رہے اور یہ گمان ہی نہ ہوتا تھا کہ آپ جلد وفات پانے والے ہیں اور آپ کے اندر بڑھاپے کے کوئی آثار دکھائی نہ دیتے تھے۔ میں یہاں مکرمی جناب ڈاکٹر حشمت اللہ خانصاحب کی شہادت درج کرتا ہوں جو آپؑ کے صحابہ میں سے اس وقت بھی موجود ہیں۔ یہ شہادت جو انہوں نے مجھے لکھ کر دی ہے انہی کے الفاظ میں درج ذیل ہے۔

"خاکسار عرض کرتا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام جب قبل وفات مئی ۱۹۰۸ء میں لاہور میں مقیم تھے تو حضور خواجہ کمال الدین صاحب کے مکان کے ہال کمرہ میں نمازوں کے لئے تشریف لایا کرتے تھے اور مختلف احباب کو ملاقات کا موقعہ عطا فرماتے تھے ۱۷ مئی ۱۹۰۸ء کو حضور نے رؤسائے لاہور میں جو دعوت طعام کے ذریعے بلائے گئے تھے قریباً ڈیڑھ گھنٹہ تقریر فرمائی اور تمام وقت حضور کھڑے رہے حضور علیہ السلام نے انہی دنوں رسالہ پیغام صلح لکھنا شروع کیا جو وفات سے قبل قریباً تکمیل کو پہنچ گیا۔ لیکن وہ رسالہ حضور کی زندگی میں نہیں پڑھا گیا تھا بلکہ ۲۱ جون ۱۹۰۸ء کو یونیورسٹی ہال میں ہندو مسلمانوں کے ہزاروں کے مجمع میں پڑھ کر سنایا گیا تھا۔ ۲۵ مئی ۱۹۰۸ء کی شام کو میں بھی خواجہ کمال الدین کے مکان پر حضور کی زیارت کے لئے حاضر ہوا تھا تو اسوقت میں نے حضور کو اندرون خانہ سے باہر تشریف لا کر لکڑی کے زینہ پر سے اتر کر گھوڑا گاڑی میں سوار ہوتے دیکھا۔ حضور کی معیت میں حضرت اُم المومنینؓ بھی تھیں اور

(باقی صـ ۸ پر)

خدام الاحمدیہ کے اعلانات

اعتماد:۔ دفتر مرکزیہ کی طرف سے جملہ مجالس کو سال رواں کا پروگرام اور گذشتہ سال کے فیصلہ جات شوریٰ بھجوائے جا چکے ہیں۔ جملہ قائدین سے توقع ہے کہ وہ اس اصولی پروگرام کو مدنظر رکھتے ہوئے مقامی پروگرام تیار کر کے اس پر عمل کریں گے۔ سب سے اہم بات مرکز کو اپنی مساعی اور مقامی حالات سے باخبر رکھنا ہے۔ رپورٹ بروقت بھجوانا نہایت ضروری ہے۔

مال:۔ خدام الاحمدیہ کے مالی سال کی پہلی سہ ماہی ۳۱ جنوری ۱۹۶۱ء کو ختم ہو چکی ہے۔ جملہ ایسی مجالس جن کی طرف سے پہلی سہ ماہی کا بجٹ پورا نہیں ہوا توجہ کریں اور فروری کے پہلے ہفتہ میں اپنا بجٹ پورا کر دیں تا ان کے ذمہ بقایا نہ رہے۔

گوجرانوالہ } مورخہ ۵ جنوری ۱۹۶۱ء کو محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب نائب صدر خدام الاحمدیہ مرکزیہ گوجرانوالہ تشریف لے گئے۔ جہاں آپ نے خدام سے خطاب فرمایا۔ اور خدام کو ان کے فرائض کی طرف توجہ دلاتے ہوئے تندہی اور دیانتداری سے اپنے فرائض ادا کرنے کی تلقین فرمائی۔

کراچی } مورخہ ۲۱ جنوری ۱۹۶۱ء کو مجلس خدام الاحمدیہ کراچی نے مکرم مرزا عبدالرحیم بیگ صاحب قائد مجلس کے سبکدوش ہونے پر قیصر ریسٹورنٹ میں الوداعی پارٹی دی۔ موجودہ قائد مرزا نذیر احمد صاحب نے ان کی خدمات کی تفاصیل بیان کرتے ہوئے انہیں سراہا۔ اس تقریب میں جماعت کے بعض بزرگوں نے بھی شرکت کی۔ مورخہ ۲۹ جنوری ۱۹۶۱ء مجلس خدام الاحمدیہ کراچی کی مجلس عاملہ کی نئی قیادت کے زیر انتظام پہلا جلسہ ہوا جس کی صدارت محترم امیر صاحب جماعت احمدیہ کراچی نے فرمائی۔ اس موقعہ پر نئے قائد مرزا نذیر احمد صاحب نے سال رواں کا پروگرام خدام کے سامنے پیش کرتے ہوئے ان سے تعاون کی درخواست کی۔ مکرم امیر صاحب جماعت احمدیہ کراچی نے بھی اس موقعہ پر خدام کو نصائح فرمائیں۔

کوئٹہ } مورخہ ۲۰ جنوری ۱۹۶۱ء مجلس خدام الاحمدیہ کوئٹہ کا ایک ہنگامی اجلاس قائد مقامی کی صدارت میں منعقد ہوا۔ جس میں حضرت بھائی عبدالرحمن صاحب قادیانی کی وفات پر قرارداد تعزیت منظور کی گئی۔ اور حضرت بھائی صاحب کی بلندی درجات کے لئے دعا کی گئی۔

راولپنڈی } مورخہ ۲۰ جنوری ۱۹۶۱ء۔ احمدیہ انٹر کالجیٹ ایسوسی ایشن کا اجلاس ہوا جس میں مندرجہ ذیل عہدیداران منتخب ہوئے۔

پریذیڈنٹ:۔	رفیق احمد صاحب دہلوی
وائس پریذیڈنٹ:۔	رشید احمد صاحب بھٹی۔
سیکرٹری:۔	بشارت احمد صاحب خورشید
خزانچی:۔	ناصر محمود صاحب چیمہ۔

انعامی تحریری مقابلہ } مجلس خدام الاحمدیہ راولپنڈی زیر نظر ذیل موضوع پر ایک انعامی تحریری مقابلہ کروا رہی ہے جس میں تمام مجالس خدام الاحمدیہ کو شرکت کی دعوت دی جاتی ہے۔ قائدین کرام سے درخواست ہے کہ زیادہ سے زیادہ خدام کو اس میں شرکت کی تحریک فرمائیں۔

عنوان:۔ "پیشگوئی مصلح موعود کا پس منظر اور شاندار ظہور"

شرائط:۔ ۱۔ مولوی فاضل گریجوئیٹس اور اس سے اعلیٰ تعلیم معیار اوّل۔ زیادہ سے زیادہ دو ہزار الفاظ
۲۔ اس سے کم تعلیم — معیار دوم۔ زیادہ سے زیادہ پندرہ سو الفاظ
۳۔ اطفال — معیار سوم۔ زیادہ سے زیادہ ایک ہزار الفاظ

ب: مقالہ جات پہنچنے کی آخری تاریخ ۲۸ فروری ۱۹۶۱ء ہے۔ بیرونی مجالس سے ۲۸ فروری ۱۹۶۱ء تک ڈاکخانہ میں پوسٹ کرنے والے مقالہ جات مقابلہ میں منظور ہوں گے۔

ہر معیار میں اول اور دوم آنے والوں کو انعامات دئیے جائیں گے۔ بہترین مقالہ ماہنامہ خالد میں چھپوانے کی کوشش کی جائے گی۔

مقالہ جات مندرجہ ذیل پتہ پر بھجوائے جائیں "مہتمم تعلیم و تربیت خدام الاحمدیہ معرفت احمد کمرشل کالج کشمیری بازار راولپنڈی" (معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ۔ ربوہ)

میونسپل کمیٹی ملتان میں چیف آفیسر کی ضرورت } تنخواہ ۶۰۰-۴۰-۱۰۰۰- علاوہ گرانی الاؤنس ۷۵/- ماہوار۔ شرائط: گریجوایٹ پانچ سالہ تجربہ۔ ملازمت گورنمنٹ یا لوکل باڈیز۔ عمر ۴۰ تک۔ درخواستیں ۱۰/۲/۶۱ تک بنام چیئرمین میونسپل کمیٹی ملتان (نوائے وقت) (ناظر تعلیم)

نظارت تعلیم کے اعلانات

۱۔ داخلہ ویلیج ایڈ ورکرس ٹریننگ } عرصہ ٹریننگ یک سال۔ وظیفہ دوران ٹریننگ ۶۰/- ماہوار۔ تنخواہ بطور ویلیج ایڈ ورکر ۷۵-۵-۱۰۰/۵-۱۵۰ علاوہ الاؤنس۔

شرائط: میٹرک یا مڈل پاس ڈپلومہ ہولڈر (ڈپلومہ زراعت۔ اینیمل ہسبنڈری۔ تعلیم۔ امداد باہمی) سابق فوجی۔ باشندہ اضلاع لائلپور۔ شیخوپورہ۔ منٹگمری۔ نیز شادی شدہ جوڑے باشندے اضلاع لائلپور۔ منٹگمری۔ شیخوپورہ۔ جھنگ۔ سرگودھا ملتان۔ عمر ۱/۱/۶۱ کو ۲۰ تا ۳۵۔

درخواستیں ۱۵/۲/۶۱ تک بنام پرنسپل ویلیج ایڈ ٹریننگ انسٹی ٹیوٹ لائلپور بمعہ ۳ آنے یا ۲۳ پیسے کے ٹکٹ ڈاک مصدقہ نقول سندات و تصدیق تحصیلدار دربارہ سکونت و پاسپورٹ سائز فوٹو مجوزہ فارم دفتر پرنسپل سے یا گورنمنٹ پرنٹنگ پریس بک ڈپو لاہور سے طلب ہو۔ (پ۔ ٹ ۳/۲/۶۱)

۲۔ پرائیویٹ داخلہ امتحان جے وی و ایس وی ۱۹۶۱ء } افضل پور (آزاد کشمیر) کے ٹرینڈ جے وی و ایس وی ۱۹۶۰ء تک کے محکمہ تعلیم ویسٹ پاکستان کے جے وی و ایس وی امتحان ۱۹۶۱ء میں بطور پرائیویٹ امیدوار شامل ہو سکتے ہیں۔ درخواست کے لئے آخری تاریخ ۲۰/۲/۶۱ (پ۔ ٹ ۳/۲/۶۱)

۳۔ بھرتی برائے کمشن پاکستان ایئر فورس } پروگرام دورہ ریکروٹنگ افسر ڈیوٹی بھرتی جی۔ ڈی (پائلٹ) برانچ منڈی بہاؤالدین ۹/۲/۶۱ راولپنڈی ۱۶ و ۱۵ و ۱۴/۲ - چکوال ۲۰/۲/۶۱ - حسن ابدال ۳/۳/۶۱ تلاگنگ ۶/۳/۶۱ - جہلم ۹/۳/۶۱ - گجرات ۱۳/۳/۶۱ - چنیوٹ ۲۰/۳/۶۱ سرگودھا ۲۲/۳/۶۱

امیدواران اپنی سند پیش کریں جو تاریخ پیدائش و مضامین ظاہر کرے۔ سائنس سرٹیفکیٹ منجانب ہیڈ ماسٹر یا پرنسپل بھی پیش ہو جبکہ اصل سند پر اس کا اندراج نہ ہو۔ انٹرویو سے قبل امیدواران اپنے کان صاف کرا لیں۔ قلم و پنسل ہمراہ لاویں۔ البتہ جوابات کے کاپیاں مہیا کی جاوینگی۔ (پ۔ ٹ ۳۱/۱/۶۱)

پتہ جات کی ضرورت

۱۔ نور محمد ولد وزیر بخش بمقام گھنوکے ججہ۔ ڈاکخانہ قلعہ سوبھا سنگھ تحصیل ڈسکہ ضلع سیالکوٹ
۲۔ محمد سلیمان ولد محمد عثمان گوالمنڈی لاہور
۳۔ دیوان مرحوم ولد بشیر احمد ریاض مرحوم کے کسی قریبی عزیز کا پتہ مطلوب ہے۔

(ناظر امور عامہ)

درخواستہائے دعا

۱۔ میری ہمشیرہ عزیزہ راشدہ دو سال سے سر کے درد سے بیمار چلی آ رہی ہے۔ درویشان قادیان و بزرگان سلسلہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان کو صحت و شفائے کاملہ عطا فرمائے۔ (امۃ الرشید خالدہ کاٹھگڑھی)

۲۔ میرے چھوٹے لڑکے عزیزم منصور احمد کو سیکنڈری بورڈ کے ایک امتحان میں اعلیٰ نمبروں میں کامیابی حاصل ہوئی ہے۔ احباب جماعت اور درویشان قادیان دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ یہ کامیابی مبارک کرے (خاکسار ضیاء الدین احمد قریشی ایڈووکیٹ ہائیکورٹ لاہور)

۳۔ خاکسار کی والدہ تقریباً آٹھ ماہ سے سخت بیمار ہیں۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ کامل صحت بخشے (از خاکسار رانا خالد رشید خان فرسٹ ایر چک ۹۸ ج ب ضلع لائلپور)

۴۔ میرے والد چوہدری غلام نبی صاحب گردہ اور فالج کی وجہ سے عرصہ ایک ماہ سے بیمار چلے آ رہے ہیں۔ احباب جماعت دعا فرمائیں۔ (خاکسار منظور احمد شاد از بہاولنگر)

ولادت } مورخہ ۲ فروری خاکسار کو اللہ تعالیٰ نے لڑکا عطا فرمایا ہے۔ احباب کرام بچہ کی درازی عمر اور خادم دین بننے کیلئے دعا فرمائیں۔ (سخاوت حسین خاں ولد کالا خان احمد نگر۔ شاہجہانپوری)

وصایا

ذیل کی وصایا منظوری سے قبل شائع کی جا رہی ہیں۔ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے اعتراض ہو تو وہ دفتر بہشتی مقبرہ ربوہ کو ضروری تفصیل کے ساتھ مطلع فرمائیں۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

نمبر ۱۵۹۲۱: میں فرخندہ اختر زوجہ چوہدری محمد اسلم صاحب قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر اکیس ۲۱ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۷/۵ جیکب لائنز کراچی ۳ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳۰ دسمبر ۱۹۶۰ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں

میری جائیداد اس وقت حسب ذیل ہے۔
(۱) حق مہر بذمہ خاوند مبلغ ایک ہزار (۱۰۰۰) روپیہ ہے
میرا زیور بتفصیل ذیل ہے۔
کڑے طلائی ایک جوڑی وزن ۳ ۱/۲ تولے۔ قیمت ۳۲۵/- روپے۔ انگوٹھیاں طلائی دو عدد وزن ۶ ماشہ قیمت ۶۳/- روپے ٹاپس طلائی ایک جوڑی وزن ۷ ماشہ قیمت ۲۷/- روپے (۴) ہار طلائی ایک عدد (۵) جھمکے طلائی ایک جوڑی (۶) انگوٹھی طلائی ایک جوڑی۔ وزن کل سیٹ ۴ تولے۔ قیمت ۵۰۰/- روپے اس کے علاوہ میری اور کوئی اور جائیداد نہیں ہے میں اپنے حق مہر اور زیورات کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی اور جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت میری جس قدر جائیداد ثابت ہوگی اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائیداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کرکے رسید حاصل کرلوں تو ایسی رقم یا ایسی جائیداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ فقط ۳۰ دسمبر ۱۹۶۰ء ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔

الامۃ۔ فرخندہ اختر
گواہ شد۔ محمد اسلم خاوند موصیہ
گواہ شد۔ شیخ رفیع الدین احمد مرکزی سیکرٹری وصایا احمدیہ مسلم ایسوسی ایشن کراچی

نمبر ۱۵۹۲۲: میں نعمت اللہ خاں ولد چوہدری عنایت اللہ صاحب قوم جٹ پیشہ ملازمت عمر ۳۱ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن حسین ٹیکسٹائل ملز لانڈھی کراچی ۳۳ صوبہ کراچی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۳ جنوری ۱۹۶۱ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں ہے۔ میں ملازمت کرتا ہوں جس کے سلسلہ میں مجھے ماہوار تنخواہ مبلغ چھ صد پچیس روپے ملتی ہے میں اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں داخل کرتا رہوں گا اگر اس کے بعد میں اور جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اس پر بھی یہ وصیت ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے بعد میری جس قدر جائیداد ثابت ہوگی اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائیداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کرکے رسید حاصل کروں تو ایسی رقم یا ایسی جائیداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ فقط ۱۳ جنوری ۱۹۶۱ء ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم

العبد نعمت اللہ خاں بقلم خود
گواہ شد۔ مرزا عبدالرشید نائب ناظم مجلس خدام الاحمدیہ کراچی ۱۳/۱/۶۱
گواہ شد۔ شیخ رفیع الدین احمد مرکزی سیکرٹری وصایا احمدیہ مسلم ایسوسی ایشن کراچی۔

نمبر ۱۵۹۲۳: میں خاور رشید زوجہ ملک معراج الدین صاحب قوم ککے زئی پیشہ خانہ داری عمر ۵۵ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن نیو دے فیکٹری وکٹوریہ روڈ کراچی ۳ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹ دسمبر ۱۹۶۰ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری جائیداد اس وقت حسب ذیل ہے
(۱) میرا حق مہر بذمہ خاوند مبلغ ایک ہزار روپیہ ہے (۲) میرا زیور بتفصیل ذیل ہے۔ ایک جوڑی کانٹے طلائی وزن ایک تولہ۔ ایک عدد انگوٹھی طلائی وزن ۱/۴ تولہ۔ جملہ وزن ۱ ۱/۴ تولہ قیمت ۱۵۰/- روپیہ اس کے علاوہ میری اور جائیداد کوئی نہیں ہے۔ میں اپنے حق مہر اور زیورات کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد میں کوئی اور جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت میری جس قدر جائیداد ثابت ہوگی اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائیداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کرکے رسید حاصل کرلوں تو ایسی رقم یا ایسی جائیداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ فقط ۹ دسمبر ۱۹۶۰ء۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم

الامۃ: خاور رشید
گواہ شد: بشیر احمد ملک داماد موصیہ
گواہ شد: شیخ رفیع الدین احمد مرکزی سکرٹری وصایا احمدیہ مسلم ایسوسی ایشن کراچی

نمبر ۱۵۹۲۴: میں انور بیگم زوجہ ملک فضل حق صاحب قوم ککے زئی پیشہ خانہ داری عمر ۳۵ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۶۸ پیر الٰہی بخش کالونی کراچی ۵ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۰ نومبر ۱۹۶۰ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری جائیداد اس وقت حسب ذیل ہے۔ میرا حق مہر مبلغ ۱۵۰۰/- روپے بذمہ خاوند ہے۔ میرا زیور بتفصیل ذیل ہے ہار گلے کا طلائی ایک عدد وزن ۲ تولہ کانٹے طلائی ایک جوڑی وزن ۱ ۱/۲ تولہ۔ ٹکہ طلائی ایک عدد وزن ۱ تولہ۔ پن طلائی ایک عدد وزن ۱/۲ تولہ جملہ وزن ۵ تولہ قیمت ۶۲۵/- روپے۔ اس کے علاوہ میری اور کوئی جائیداد نہیں ہے میں اپنے حق مہر اور زیورات کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر اس کے بعد میں کوئی اور جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میرے مرنے کے بعد میری جس قدر جائیداد ثابت ہوگی اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائیداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کرکے رسید حاصل کرلوں تو ایسی رقم یا ایسی جائیداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی فقط ۱۰ نومبر ۱۹۶۰ء ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔

الامۃ: انور بیگم
گواہ شد: فضل حق خاوند موصیہ
گواہ شد: شیخ رفیع الدین احمد مرکزی سکرٹری وصایا احمدیہ مسلم ایسوسی ایشن کراچی۔

نمبر ۱۵۹۲۵: میں غلام زینب بیوہ حکیم غلام غوث صاحب قوم قریشی پیشہ خانہ داری عمر ۸۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۲۱ء ساکن ۸۸/E جہانگیر روڈ ویسٹ کراچی ۵ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۴ دسمبر ۱۹۶۰ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں ہے
۱۔ میرا حق مہر مبلغ ۴۰۰/- روپے تھا جو میرے خاوند کی طرف سے واجب الادا تھا وہ وفات پا گئے ہیں جن کو فوت ہوئے تقریباً ۴۳ سال ہو گئے ہیں۔ اس سے مجھے کوئی رقم نہیں ملی تھی میرا زیور وغیرہ کوئی نہیں ہے۔ مجھے اپنے بیٹے سے مبلغ ۲۰/- روپے ماہوار جیب خرچ ملتا ہے میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی۔ اس کے بعد اگر میں کوئی اور جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت میری جس قدر جائیداد ثابت ہوگی۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائیداد بمد وصیت خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں داخل یا حوالہ کرکے رسید حاصل کرلوں۔ تو ایسی رقم یا ایسی جائیداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ فقط ۴ دسمبر ۱۹۶۰ء ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم

الامۃ: نشان انگوٹھا غلام زینب
گواہ شد: نورالحسن قریشی پسر موصیہ
گواہ شد: شیخ رفیع الدین احمد مرکزی سکرٹری وصایا احمدیہ مسلم ایسوسی ایشن کراچی۔

ولادت

میرے نسبتی بھائی چوہدری بشیر احمد صاحب مبلغ درویش قادیان کو اللہ تعالیٰ نے دو بچیوں کے بعد پہلا لڑکا عطا فرمایا ہے۔ احباب کی خدمت میں نومولود نیز زچہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

خاکسار مسعود احمد دفتر بیت المال ربوہ

یوگوسلاویہ پاکستان کے ساتھ مل کر صنعتیں قائم کرے گا

یوگوسلاوی اقتصادی مشن کے سربراہ کا بیان

کراچی ۸ رفروری ۔ یوگوسلاویہ کے پندرہ رکنی اقتصادی مشن کے سربراہ مسٹر جوریکا ڈراؤسنگ نے اس امر کا اظہار کیا کہ یوگوسلاویہ پاکستانی سرمایہ کاروں کے ساتھ مل کر صنعتیں قائم کرنے کے لئے تیار ہے آپ ایوان ہائے صنعت و تجارت کی فیڈریشن کے ایک اجلاس سے خطاب کر رہے تھے ۔

مسٹر ڈراؤسنگ نے یہ یقین دلایا کہ یوگوسلاویہ محض منافع حاصل کرنے اور اسے پاکستان سے باہر لے جانے کی غرض سے ہر قسم کی صنعتوں کے قیام میں مدد نہیں دے گا بلکہ وہ پاکستان میں ایسی صنعتوں کے قیام میں مدد دے گا جن میں مصنوعات کے معیار کو بین الاقوامی سطح تک پہنچانا مقصود ہوگا ۔ آپ نے مزید کہا کہ یوگوسلاویہ پاکستان میں ایسی صنعتوں کے قیام میں مدد دینے کا خواہاں ہے جن کی مصنوعات یوگوسلاویہ میں بھی درآمد کی جا سکیں ۔

آپ نے یوگوسلاویہ اور پاکستان کے درمیان تجارت کے فروغ پر زور دیتے ہوئے پاکستانی تاجروں کو یاد دلایا کہ یوگوسلاویہ نے پاکستان کو ایک کروڑ ڈالر کے طویل المیعاد قرضہ کی پیشکش کر رکھی ہے تاکہ پاکستان یوگوسلاویہ کی مصنوعات درآمد کر سکے اور ان دونوں ممالک کے درمیان تجارت وسعت پذیر ہو سکے ۔

یوگوسلاوی اقتصادی مشن کے سربراہ نے مزید کہا کہ پاکستان کو اس قرضہ سے اپنے دوسرے پانچسالہ منصوبہ کے مقاصد کو تکمیل پذیر کرنے میں بھی خاصی مدد ملے گی ۔

ہائیکورٹ غیر ملکی فیصلوں کی پابند نہیں

لاہور ۸ رفروری ۔ صوبائی عدالت عالیہ کے فل بینچ نے قرار دیا ہے کہ اگر ایک ہی قانونی نکتے پر پاکستان اور ہندوستان کی ہائیکورٹوں کے فیصلے مختلف اور متضاد ہوں تو اس صورت میں مغربی پاکستان ہائیکورٹ کسی غیر ملکی عدالت کے فیصلے کی پابند نہیں ہوگی ۔ عدالت عالیہ کے فاضل ججوں نے یہ فیصلہ آج سیالکوٹ کی ایک فرم اور ایک لمیٹڈ کے مقدمہ کا فیصلہ سناتے ہوئے دیا ۔

۴ اور نہ آپ نے ہاتھ کی لکڑی پر کوئی خاص سہارا لیا تھا اور نہ ہی زینہ سے اترنے کے وقت کوئی امداد طلب کی تھی ۔

اردو اخبارات کی اشاعت انگریزی روزناموں کے مقابلہ میں ڈیڑھ گنی ہے

پاکستان میں اخباروں کی مجموعی اشاعت صرف چار لاکھ کے قریب ہے

کراچی ۸ رفروری ۔ صحافیوں کے اجرت بورڈ نے جو اعداد و شمار شائع کئے ہیں ان میں بتایا گیا ہے کہ پاکستانی روزنامہ کی مجموعی اشاعت تین لاکھ نوے ہزار سات سو نوے ہے اردو زبان کے اخبارات انگریزی روزناموں کے مقابلے میں تقریباً ڈیڑھ گنا تعداد میں شائع ہوتے ہیں ۔

انگریزی زبان میں شائع ہونے والے اخبارات کی مجموعی اشاعت ایک لاکھ چھبیس ہزار ایک سو انسٹھ ہے اس کے برعکس اردو اخبارات کی اشاعت ایک لاکھ بینسٹھ ہزار چھ سو انتالیس ہے ۔ بنگالی اخبارات کی مجموعی اشاعت چھیالیس ہزار نو سو اسی ہے ۔

ویج بورڈ کی رپورٹ کے مطابق ملک میں پچانوے روزنامے ، بائیس سہ روزہ ایک سو چالیس پندرہ روزہ اور پانچ سو انتالیس ہفت روزہ اخبارات ہیں ان کے علاوہ انگریزی ، اردو ، بنگالی ، گجراتی ، پشتو اور سندھی زبان میں ماہواری رسالوں کی تعداد چونسٹھ اور سالانہ رسالوں کی تعداد ۸۲ ہے ۔ بورڈ کی رپورٹ کے مطابق کراچی میں اخبارات پڑھنے والوں کی تعداد سب سے زیادہ ہے روزانہ شائع ہونے والے تین لاکھ نوے ہزار سات سو چوالیس اخبارات میں سے تقریباً ایک لاکھ انسٹھ ہزار نو سو ساٹھ اخبارات صرف کراچی میں فروخت ہوتے ہیں کراچی میں فروخت ہونے والے روزانہ اخبارات میں اردو اور انگریزی کے علاوہ گجراتی اور سندھی زبان کے روزنامے بھی شامل ہیں کراچی میں بھی انگریزی کے مقابلے میں اردو اخبارات پڑھنے والوں کی تعداد زیادہ ہے ۔ کراچی میں پڑھے جانے والے انگریزی روزناموں کی مجموعی تعداد پچاس ہزار بہتر اور اردو روزناموں کی تعداد اکیاسی ہزار پانچ سو اکسٹھ ہے ۔ لاہور میں پڑھے جانے والے انگریزی روزناموں کی تعداد ۳۵ ہزار چار سو نوے ہے اور اردو اخبارات کی تعداد چوالیس ہزار ۔ راولپنڈی میں اردو کے پچیس ہزار تین سو بائیس اور انگریزی کے نو ہزار نو سو اخبارات پڑھے جاتے ہیں مغربی پاکستان میں کوئی بنگالی روزنامہ شائع نہیں ہوتا ۔ البتہ مشرقی پاکستان میں اردو زبان کا ایک ڈیلی اخبار شائع ہوتا ہے ۔ جس کی اشاعت چار ہزار چھ سو سے زیادہ ہے +

(بقیہ صفحہ ۵)

بعض لڑکے اور لڑکیاں بھی حضور اس وقت عمدہ تیز رفتاری کے ساتھ چلتے نظر آ رہے تھے اور زینہ سے بھی بڑی بے تکلفی کیساتھ اترے تھے اس وقت کوئی آثار بڑھاپے کے مجھ کو نظر نہ آئے تھے نہ کمر میں کوئی بڑھاپن تھا ۔

درخواست دعا

مجھے چند ایام سے انفلوئنزا کی شکایت ہے تمام بزرگان سلسلہ سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ جلد از جلد کامل شفا یابی عطا فرمائے ۔

حمیدالدین
دفتر الفضل ربوہ

احباب سے ضروری گذارش

جو احباب اپنے شہر کے ایجنٹ سے اخبار الفضل خریدتے ہیں وہ اپنے ماہوار بل براہ مہربانی دس تاریخ سے قبل اپنے ایجنٹ صاحب کو ادا کر دیا کریں ۔ بعض ایجنٹ صاحبان کو شکایت ہے کہ بعض احباب بلوں کی ادائیگی میں تساہل برتتے ہیں جس کی وجہ سے انہیں اپنا بل دس تاریخ تک مرکز میں بھجوانے میں دقت پیش آتی ہے +

(مینیجر الفضل)